بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

بدھ ۔ چہار شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۹ شہادت ۱۳۴۶ ہش ۸ محرم ۱۳۸۷ ھ ۱۹ اپریل ۱۹۶۷ء | نمبر ۸۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا اور اس کی شوکتیں یہاں ہی ختم ہو جاتی ہیں

اُس جہان کی نعمتوں اور خوشیوں کی کوئی بھی انتہا نہیں ہے

"کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کر سکتا جب تک باوجود اولاد کے بے اولاد نہ ہو اور باوجود مال کے دل میں مفلس و محتاج نہ ہو۔ اور باوجود دوستوں کے بے یار و مددگار نہ ہو۔ یہ ایک مشکل مقام ہے جو انسان کو حاصل کرنا چاہیئے۔ اسی مقام پر پہنچکر وہ سچا خدا پرست بنتا ہے۔ یہ جو قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ مَیں شرک نہیں بخشوں گا۔ اس کا مفہوم نادانوں نے اتنا ہی سمجھ لیا ہے کہ اس سے بُت پرستی مراد ہے۔ نہیں! اتنی ہی بات نہیں بلکہ اس سے وہ سب محبوب مراد ہیں جو انسان اپنے لئے بنالیتا ہے۔ ایسے لوگ دیکھے گئے ہیں کہ جب انہیں ذرا بھی تکلیف یا مصیبت پہنچے یا کوئی اولاد مر جاوے تو فوراً خدا تعالےٰ سے تعلق توڑ بیٹھتے ہیں اور شکوہ اور شکایت کرنے لگتے ہیں۔ یہ سخت مشرک اور اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں۔ پس تم ایسے مت بنو اور اس قسم کے خیالات کو دل سے نکال دو اور اسکی ترکیب یہی ہے کہ نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنی نمازوں میں دعائیں کرو اور اس کی توفیق چاہو۔

مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری بیعت اس لئے کرتا ہے کہ اسے بیٹا ملے یا فلاں عہدہ ملے۔ یعنی شرطی باتوں پر بیعت کرتا ہے تو وہ آج نہیں کل نہیں ابھی الگ ہو جاوے اور چلا جاوے مجھے ایسے آدمیوں کی ضرورت نہیں اور نہ خدا کو ان کی پرواہ ہے۔ یقیناً سمجھو اس دنیا کے بعد ایک اور جہان ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ اس کیلئے تمہیں اپنے آپکو تیار کرنا چاہیئے۔ یہ دنیا اور اس کی شوکتیں یہاں ہی ختم ہو جاتی ہیں مگر اس کی نعمتوں اور خوشیوں کی کوئی بھی انتہا نہیں ہے ــــ مَیں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص ان سب باتوں سے الگ ہو کر خدا تعالےٰ کی طرف آتا ہے وہی مومن ہے اور جب ایک شخص خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالےٰ اسے چھوڑ دے۔ یہ مت سمجھو کہ خدا ظالم ہے جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے کچھ کھوتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ پالیتا ہے۔ اگر تم خدا تعالےٰ کی رضا کو مقدم کر لو اور اولاد کی خواہش نہ کرو تو یقیناً اور ضروری سمجھو کہ اولاد مل جاویگی اور اگر مال کی خواہش نہ ہو تو وہ ضرور دیدے گا تم دو کوششیں مت کرو کیونکہ ایک وقت دو کوششیں نہیں ہو سکتیں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کو پانے کی سعی کرو۔" (ملفوظات جلد نہم ص ۱۱۵-۱۱۶)

اخبار احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ــ ربوہ ۱۸ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ــ انڈونیشیا سے مکرم مولوی امام الدین صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ایک احمدی خاتون Salarianna Sutadi بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ یہ جاکرتا چیف کورٹ میں جج کے عہدہ پر فائز ہیں اور سلسلہ سے اخلاص رکھنے والی اور قربانی کرنے والی ہیں۔ احباب سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ــ اکثر دیہاتی مجالس نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کی ادائیگی گندم کی فصل کے موقعہ پر کرینگی جس علاقہ میں گندم کی فصل برداشت ہو رہی ہے۔ ان دیہاتی مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ خدام الاحمدیہ کے تمام سال کے چندہ جات کی ادائیگی کر دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ــ دوسرے چندوں کی نسبت مجالس خدام الاحمدیہ کی چندہ سالانہ اجتماع کی طرف توجہ بہت کم ہے جس کے نتیجہ میں اس مد میں مرکز میں بہت کم وصولی ہوئی ہے۔ مجالس سے التماس ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی طرف خاطر خواہ توجہ دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ــ ربوہ ۱۸ اپریل۔ گزشتہ شب یہاں مطلع ابر آلود رہا اور گرج چمک کے ساتھ چھینٹا بھی پڑا نیز تیز آندھی بھی آئی۔ آج صبح مطلع صاف ہے۔

مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ان کا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۲، ۱۳ مئی ۱۹۶۷ء بروز جمعہ و ہفتہ راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مرکز سے بھی ایک وفد اس اجتماع میں شمولیت کرے گا۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۷ء

احمدیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اصلاح کی بنیاد اس امر پر رکھی کہ چونکہ مسلمانوں میں جو برائیاں پیدا ہو گئی ہیں وہ بے یقینی کی وجہ سے ہیں۔ اس لئے جب تک ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا ایمان نہ پیدا ہو یہ برائیاں دُور نہیں ہو سکتیں۔ آپ نے صرف یہ نہیں کیا کہ زبانی وعظ کر دیا کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان پیدا کرو بلکہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی میں ان تمام اسباب کی مثال اور نمونہ لوگوں کے سامنے رکھا جو حقیقی ایمان پیدا کرنے کے لئے ضروری ہیں لہٰذا اصل چیز دوبارہ ایمان پیدا کرنا تھا۔

چوں دَورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

جب اسلام کا نیا دَور شروع کیا گیا۔ تو ضروری ہے کہ مسلمانوں کو از سرِ نو مسلمان کیا جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ صف میں فرمایا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

اے مومنو! کیا میں تم کو ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا لے گی (وہ تجارت یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔

(سورۃ الصف آیت ۱۱ و ۱۲)

شروع ہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ....

یعنی سب سے پہلی چیز ایمان بالغیب ہے۔ غیب کا مرکز اللہ تعالیٰ کا وجود ہے محض سنی سنائی باتوں سے ایمان پیدا نہیں ہوتا بلکہ جب تک ایمان کی بنیاد ٹھوس حقائق پر نہ ہو اس وقت تک ایمان کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انبیاء علیہم السلام کی طرح ایسا ہی ایمان پھر مسلمانوں میں پیدا کرنے کی باذن اللہ کوشش کی۔ آپ نے صرف یہ نہیں کیا کہ فلسفیانہ دلائل پیش کر دیئے ہوں کہ اس پُر حکمت کارخانۂ قدرت کا کوئی بنانے والا ضرور ہونا چاہیئے بلکہ آپ نے ایسا ایمان پیدا کرنے کے سامان بہم پہنچائے جن سے علیٰ وجہ البصیرت ایمان پیدا ہوتا ہے۔ سید صاحب بڑے طنزیہ انداز سے فرماتے ہیں:۔

"واقعہ یہ ہے کہ اگر ہندوستان میں وہ مذہبی انتشار نہ ہوتا جس کا پنجاب خاص میدان تھا۔ انگریزی حکومت کے اثر سے اسلامی معاشرہ میں اسلام کی بنیادیں متزلزل اور اسلامی ذہن ماؤف نہ ہو چکا ہوتا۔ اگر مسلمانوں کی نئی نسل دینی تعلیمات اور اسلام کی اصلاحی و تجدیدی شخصیتوں اور نیابت انبیاء اور عظمتِ انسانی کی حقیقی صفات سے اتنی بے خبر نہ ہوتی۔ اور آخر میں حکومتِ وقت کی پشت پناہی اور سرپرستی نہ ہوتی۔ تو یہ تحریک جس کی بنیاد زیادہ تر 'الہامات' 'خوابوں' 'تاویلات' اور بے کیف و بے مغز نکتہ آفرینیوں پر ہے اور جو عصرِ جدید کے لئے کوئی مجتہدانہ مقام نہیں رکھتی۔ کبھی بھی اتنی مدت باقی نہیں رہ سکتی تھی۔ ہم

حدیث النبیؐ

پکے مسلمان اور مہاجر کی علامتیں

عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمھاجر من ھجر ما نھی اللہ عنہ

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پکا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں۔ اور پورا مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے۔"

ہم جیسی کہ اس بر سر انحطاط سوسائٹی اور اس پراگندہ دماغ پراگندہ دل نسل میں رہ سکی۔"

(قادیانیت نے عالم اسلام کو کیا دیا؟ ص ۱۵، ۱۶)

سید صاحب بھی چونکہ اسی ماحول کی پیداوار ہیں جس کا ذکر آپ نے کیا ہے اس لئے آپ بھی دین کی ان ٹھوس بنیادوں کو جن کے بغیر کوئی دین دینِ الٰہی نہیں مانا جا سکتا۔ تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اربابِ زمانہ کی طرح محض عقلیت کو ہی تجدید و احیائے دین کا واحد ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ اس لئے آپ کے خیال میں الہام رؤیا و کشف جیسے بنیادی حقائق کے منکر ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کا اس زمانہ عقلیت میں کوئی مصرف نہیں۔ حالانکہ موجودہ وقت کا سب سے بڑا مسئلہ تو یہی ہے کہ سائنس اور مغربی فلسفہ کے زیرِ اثر اور جاہلیت کی وجہ سے لوگ "غیب" کے منکر ہو گئے ہیں۔ اگر یہ تسلیم ہے۔ تو پھر سید صاحب بتائیں کہ "غیب" کا بلکہ یہ کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے کس دلیل سے اس زمانے کے لوگوں کو یقین کرایا جا سکتا ہے۔ سوال کو ذرا اور ٹھوس طریق سے لیجئے۔ مثلاً خود شیعف کہتا ہے۔ کہ خدا کوئی نہیں۔ یہ انسان کا وہم ہے۔ کیا آپ محض یہ کہہ کر کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ وحی نازل کیا ہے اس کو منوا سکتے ہیں۔ وہ تو اس کا جواب یہ دے گا کہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔ دُور جانے کی بات نہیں ہے۔ آج سرسید اور علامہ اقبال جیسے لوگ بھی نبوت کو محض نبی کرنے کا خاص ملکہ سمجھتے ہیں۔ خود مودودی صاحب اور شاید خود آپ بھی سمجھتے ہوں کہ

"جب کوئی انسان اپنی ذات کی گہرائیوں میں جاتا ہے۔ تو وہ گھڑے گھڑائے اصولوں سے کر ابھرتا ہے۔ اور یہی "وحی" یا "الہام" کہلاتی ہے۔

جب مسلمان فضلاء کی یہ حالت ہے تو جہلا کی کیا حالت ہوگی۔ ایسے وقت میں ضروری نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ "انا الموجود" کا ثبوت بذریعہ الہام رؤیا اور کشوف پیش کرتا۔ (باقی)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے اور اسلام سے دُور لوگوں کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں سے روشناس کروائیے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

رسومات و بدعات کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان جہاد

(مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی عظیم غرض اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یحی الدین ویقیم الشریعۃ کہ وہ دین کو تازہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا ان پُرحکمت الفاظ میں صراحت کے ساتھ یہ بات موجود ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے قبل دین میں زندگی کے آثار ناپید ہو چکے ہوں گے اور شریعت کے احکام کو لوگوں نے پسِ پشت ڈال دیا ہو گا اور شریعت بالکل متروک و مہجور ہو گی۔ علماء اور صوفیاء کرام بھی علمِ قرآن سے بے نیاز ہوں گے اور نئے نئے اوراد و وظائف وضع کر کے لوگوں کو مراد دل کے حصول کی ترغیب دیں گے جن کا ذکر قرآن کریم میں ہو گا نہ حدیثِ نبوی میں۔ صرف حصولِ جاہ اور لذتِ نفس کے لئے یہ جال بچھائے گئے ہونگے اقبال نے کیا خوب کہا ہے سے

عالماں از علمِ قرآں بے نیاز
صوفیاں درندہ گرگ و مُو دراز
عقلہا بے باک و دلہا بے گداز
چشمہا بے شرم و غرق اندر مجاز

ان حالات میں جب علماء و صوفیاء کی علمی اور عملی حالت سخت خراب ہو گی قرآن متروک و مہجور ہو گا۔ انسانوں کے اقوال کو اس قدر عظمت دی جائے گی کہ وہ قرآن و حدیث کے قائمقام ہوں گے اور قرآنی دعاؤں کی بجائے انسان کے ایجاد کردہ وظائف و اوراد کو پڑھا جائیگا غیرتِ خداوندی جوش میں آئے گی اور وہ ذات جس نے سید الکونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کی حفاظت و صیانت کا وعدہ فرمایا تھا ایک عظیم الشان انسان کو اصلاحِ خلق کے لئے مبعوث فرمائے گا اس کی آمد جیسا کہ سطورِ بالا میں لکھا گیا ہے قرآن کی عظمت و جلال کے اظہار کے لئے ہو گی۔ وہ لوگ جنہوں نے کلامِ الٰہی کو اپنی ضروریات کے لئے ناکافی سمجھتے ہوئے ایک نئی شریعت وضع کر لی ہو گی۔ اس مسیح صفت انسان کا آنا ان کے لئے ایک ضربِ کاری کی حیثیت رکھے گا کیونکہ اس کی آمد سے ان کے عقائدِ باطلہ اور اوہامِ واہیہ کے اصنام چکنا چور ہو جائیں گے۔ ذیل میں مسلمانوں کی چند ایسی رسوم و بدعات کا ذکر کیا جاتا ہے جو انہوں نے خود بخود اختراع کر لی ہیں حالانکہ ان کا ذکر نہ قرآن شریف میں ہے نہ نبی کریم صلعم کی سنت سے وہ باتیں ثابت ہیں اور نہ ہی حدیث شریف میں ان کے بارہ میں کچھ لکھا ہے۔

(۱) بعض لوگ دل میں سوز اور خشوع پیدا کرنے کے لئے قرآن شریف کی بجائے کافیاں پڑھتے ہیں اور مجلس میں اپنی حرکات و سکنات سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ گویا اس انسان کے کلام نے میرے دل پر خاص اثر کر کے اس میں سوز اور محبتِ الٰہی کو پیدا کر دیا ہے۔

اصولی طور پر تو یہ بات ہی غلط ہے کہ کسی انسان کا کلام خدا تعالےٰ کے کلام سے زیادہ مؤثر ہو سکتا ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ قرآنی تعلیم کے بارہ میں فرماتا ہے لو انزلنا ھذا القرآن علیٰ جبلٍ لرایتہٗ خاشعًا متصدعًا من خشیۃ اللہ۔ کہ اگر یہ کلام یعنی قرآن شریف پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو پہاڑ کے اندر خشوع پیدا ہو جاتا اور وہ الٰہی ہیبت سے پھٹ جاتا۔ یعنی قرآنی تعلیم اپنے اندر اتنی قوتِ مؤثرہ رکھتی ہے کہ اس سے پہاڑوں کے سینے شق ہو جاتے ہیں کیا وجہ ہے کہ انسان کا دل اس سے اثر نہ لے اب بھی اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ میرے دل پر فلاں شخص کی کافیوں کا زیادہ اثر ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس امر کا دعویدار ہے کہ آدمی کا کلام کلامِ الٰہی سے زیادہ مؤثر ہے (نعوذ باللہ من ذالک)۔

تیسرے یہ کہ جن لوگوں نے قرآنی تعلیم کو اپنایا اور اس پر عمل کیا ہے وہ اپنی طہارتِ نفس، بلندیٔ اخلاق، تقوےٰ اللہ اور قربِ الٰہی کے ایسے بلند مقامات تک پہنچے ہیں جہاں تک کافیوں کا ورد کرنے والوں کے مُرغِ تخیّل کا بھی گزر نہیں ہؤا۔ دراصل الحاد، کفر، بدعت اور زندقہ نے اسلام میں راہ ہی اسی لئے پایا ہے کہ انسان کے کلام کو وہ عظمت دی گئی جو خدا کے کلام کو دینی چاہیئے تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں :-

"انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا تعالےٰ سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہو گی۔ رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگا دے دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے"

(البدر جلد ۳ نمبر ۴ ۲۴ جنوری ۱۹۰۴ء)

(۲) دوسری بات جس میں مسلمان مبتلا ہیں وہ ہے بزرگوں کے مقابر پر جا کر ان سے طلبِ حاجات کرنا۔ اللہ تعالےٰ کی ہستی کے سوا کسی کو کارساز یا حاجت روا سمجھنا شرک میں داخل ہے اور اللہ تعالےٰ کی توحید کے برخلاف ہے قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ادعونی استجب لکم کہ مجھے مدد کے لئے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔

دوسری جگہ فرماتا ہے والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئًا وھم یخلقون اموات غیر احیاءٍ وما یشعرون ایان یبعثون۔ کہ خدا کے سوا جس کسی کو تم پکارتے ہو وہ مُردہ ہے اُسے خود اپنے بارے میں علم نہیں کہ اس کا بعث کب ہو گا یعنی جس طرح انسان مُردہ سے کسی نقصان یا بھلائی کی توقع نہیں رکھتا ایسے ہی وہ لوگ جن سے حاجات طلب کی جاتی ہیں نہ کسی کا نقصان کر سکتے ہیں اور نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں جو انسان ایسا خیال کرتا ہے کہ ایک فوت شدہ انسان اس کی حاجات پوری کرے گا وہ شرک کرتا ہے اور شرک کے بارے میں اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے انّ الشرک لظلمٌ عظیم کہ خدا کی صفات میں کسی کو اس کا شریک سمجھنا ایک ظلمِ عظیم ہے اور دوسری جگہ فرمایا انّ اللہ لا یغفر ان یشرک بہٖ کہ خدا شرک کو معاف نہیں فرمائے گا۔

امام عصر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"دعاؤں کا سُننے والا اور قدرت رکھنے والا خدا ہی ہے اس کو یقین کرنا ہی اسلام ہے جو اس کو چھوڑتا ہے وہ اسلام کو چھوڑتا ہے۔ پھر کس قدر قابلِ شرم یہ امر ہے کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی تو کہتے ہیں یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) یا ابوبکر یا عمر نہیں کہتے البتہ یا علی کہنے والے ان کے بھائی موجود ہیں۔ یہ شرک ہے کہ ایک تخصیص بلا وجہ کی جاوے۔ جب خدا کے سوا کسی چیز کی محبت بڑھ جاتی ہے تو پھر انسان صمٌّ بکمٌ ہو جاتا ہے۔ جو اسلام کے خلاف ہے تو پھر مسلمان کیسا؟ تعجب کی بات ہے کہ جن لوگوں کو یہ خدا کا حصہ دار بناتے ہیں خود ان کو بھی یہ مقام توحید ہی کے ماننے سے ملا تھا اگر وہ بھی ایسے یا کہنے والے ہوتے تو ان کو یہ مقام ہرگز نہ ملتا انہوں نے خدا تعالےٰ کی اطاعت اختیار کی تب یہ رتبہ ان کو ملا۔ یہ لوگ شیعوں اور عیسائیوں کی طرح ایک قسم کا شرک کرتے ہیں"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء)

(۳) تیسری بدعت جو مسلمانوں کے اندر بڑی کثرت سے پائی جاتی ہے وہ ہے رسمِ قل۔ عام طور پر اخبارات میں بھی شائع ہوتا رہتا ہے کہ فلاں صاحب فوت ہو گئے۔ فلاں دن فلاں مقام پر رسمِ قُل ہو گی۔

جہاں تک میت کے لئے دعا، استغفار اور صدقہ وغیرہ کا تعلق ہے یہ باتیں تو نصوصِ قرآنیہ اور حدیثیہ سے ثابت ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ ان باتوں پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہ اے لوگو اگر میرا محبوب بننا چاہتے ہو تو اس طریق کار کو اختیار کرو جس پر آنحضرت صلعم گامزن ہیں اگر تم ایسے اعمال بجا لاؤ گے تو میرا قرب حاصل کر لو گے اب یہ رسمِ قل نہ آنحضرت صلعم نے کی نہ آپ کے

خلفائے راشدین نے کی نہ صحابہ کرام کے زمانہ میں اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے مگر مسلمان ہیں کہ آئے دن یہ رسم کرتے ہیں۔

اس زمانہ کے حکم و عدل جو عظمتِ قرآن کے قیام کے لئے تشریف لائے تھے آپ نے فرمایا:۔

"قُل خوانی کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے صدقہ، دعا اور استغفار میّت کو پہنچتے ہیں ...... ہمیں تعجب ہے کہ یہ لوگ ایسی باتوں پر کیسے امید باندھ بیٹھے ہیں۔ دین تو ہم کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے اس میں ان باتوں کا نام تک نہیں صحابہ کرام بھی فوت ہوئے کیا کسی کے قُل پڑھے گئے صدہا سال کے بعد اور بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی ہے۔"

(البدر جلد ۳۔ ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء)

(۴) چوتھی بدعت جس میں مسلمان مبتلا ہیں وہ ہے قبروں پر جا کر مُردوں کو قرآن شریف سنانا۔ قرآن شریف تمام دنیا کے لئے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں انسان کی فلاح و بہبود کے لئے تمام اصول بیان کئے گئے ہیں ایسے ہی وہ تمام باتیں جو انسان کی روحانیت اور اخلاق کے لئے تباہ کُن ہیں ان پر بھی تفصیلی بحث کی گئی ہے نیز اس میں وضاحت کے ساتھ تمدن، معاشرت۔ حقوق اللہ، حقوق العباد پر روشنی ڈالی گئی ہے اور انسان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان باتوں کو زندگی میں اختیار کر کے ہمارا قرب حاصل کر سکتا ہے کیونکہ یہ دنیا دار العمل ہے۔ اب جب انسان ساری عمر قرآن شریف پڑھتا نہیں قرآن شریف کے اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہوتا نہیں اور جب فوت ہو کر دار الجزاء میں پہنچ جاتا ہے تو پھر اس کو یہ باتیں سُنانا کہ ان ان باتوں پر عمل کرنا چاہیئے کیا معنے رکھتا ہے یہ احکام و نواہی کا سُنانا تو اسے اس زندگی میں سُود مند ہو سکتا تھا جب وہ اپنی اصلاح کر سکتا تھا۔ اب جب دار الجزاء میں پہنچ گیا ان احکام کو سُن کر نہ تو اپنی اصلاح کر سکتا ہے نہ کچھ اور پھر اس عمل سے فائدہ کیا۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما انت بمسمع من فی القبور۔ جو لوگ قبروں میں ہیں تو اُنہیں کچھ نہیں سُنا سکتا۔ پس یہ رسم بھی بعد کے زمانہ کی پیداوار ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

(۵) پانچویں بدعت مسلمانوں میں فاتحہ خوانی کرنا ہے۔ اگر فاتحہ سے مُراد سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ہے تو اس میں تو انسان اپنے لئے راہِ ہدایت کے لئے دعا مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے استعانت کرتا ہے اور افراط و تفریط سے بچنے کے لئے دعا کرتا ہے۔ مُردہ انسان نے دار الجزاء میں کونسی افراط و تفریط کرنی ہوتی ہے اور کونسی گمراہیوں میں اس نے پڑنا ہوتا ہے جس سے بچنے کی اس کے لئے دعا مانگی جاتی ہے اور اگر فاتحہ سے مُراد مُردہ کی بلندی درجات اور گناہوں کی معافی کے لئے دعا مانگنا ہے تو اس کے لئے یہ کوئی شرط نہیں کہ صف بچھا کر خاص دنوں میں بیٹھا جائے اور منٹ منٹ بعد دعا کی جائے ساتھ ساتھ حقہ نوشی بھی کی جائے اور اِدھر اُدھر کی باتیں بھی کی جائیں۔ انسان میّت کے لئے علیحدگی میں درد و سوز اور رقّتِ قلب سے نمازوں اور دیگر اوقات میں دعا کر سکتا ہے۔ بے شک ساری عمر اس کے لئے دعا کرے مگر فاتحہ خوانی کا جو طریق ہمارے ہاں رائج ہے یہ ایک بدعت ہے جو آنحضرت صلعم سے قطعاً ثابت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فاتحہ خوانی کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"یہ درست نہیں ہے بدعت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ اس طرح صف بچھا کر بیٹھتے اور فاتحہ خوانی کرتے تھے۔" (البدر جلد ۳، ۲۴ مارچ ۱۹۰۴ء)

ان رسوم و بدعات کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں مسلمانوں میں در آئی ہیں انشاء اللہ العزیز آئندہ کسی صحبت میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

صداقتِ اسلام کا ایک نشان

(در)

عیسائیت پر اتمامِ حجت

(محترم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم سیالکوٹ)

ایک عیسائی واعظ فتح مسیح نے اخبار "نور افشاں" ۷ ر جون ۱۸۸۸ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے ایک مطالبہ کیا (جبکہ حضور کا ابھی ملہم و محدث اور صرف مجدد ہونے کا دعوےٰ تھا) کہ ہم اس طرح آپ کے صاحبِ الہام ہونے کی تحقیق کرنا چاہتے ہیں کہ ایک جلسہ منعقد کریں اور ایک بند کاغذ میں چار سوال لکھ کر حاضرین جلسہ میں سے کسی ایک کو پکڑا دئے جائیں اور آپ وہ سوالات بذریعہ الہام ہمیں بتلائیں۔

چونکہ اس سے قبل فتح مسیح کی بعض دروغگوئیاں ثابت ہو چکی تھیں اس لئے حضور نے اخبار "نور افشاں" ۷ ر جون ۱۸۸۸ء ملتے ہی ۹ ر جون ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار میں اعلان فرمایا کہ:۔

(الف) "اگر پادری وائیٹ بریخیف صاحب ایسی درخواست کریں کہ جو نور افشاں ۷ ر جون ۱۸۸۸ء کے صفحہ ۷ میں درج ہے تو ہمیں بسر و چشم منظور ہے ہمارے ساتھ وہ خدائے قادر و علیم ہے جس سے عیسائی لوگ ناواقف ہیں وہ پوشیدہ بھیدوں کو جانتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے جو اُسکے خاص بندے ہیں لیکن لہو و لعب کے طور پر اپنا نام لینا پسند نہیں کرتا۔ پس اگر پادری وائٹ بریخیف صاحب ایک عام جلسہ بٹالہ میں منعقد کر کے اس جلسہ میں حلفاً اقرار کریں کہ اگر مضمون کسی بند لفافہ کا جو میری طرف سے پیش ہو دس ہفتہ تک مجھ کو بتلایا جاوے تو میں بلا توقف دینِ عیسوی سے بیزار ہو کر مسلمان ہو جاؤں گا۔ اور اگر ایسا نہ کروں تو ہزار روپیہ جو پہلے سے کسی ثالث منظور کردہ کے پاس جمع کرا دونگا بطور تاوان انجمن حمایتِ اسلام لاہور میں داخل کیا جاوے گا۔ اس تحریری اقرار کے پیش ہونے اور نیز نور افشاں میں چھپنے کے بعد اگر دس ہفتہ تک ہم نے لفافہ بند کا مضمون بتلا دیا تو ایفاء شرط کا پادری صاحب پر لازم ہوگا ورنہ ان کے روپیہ کی ضبطی ہوگی۔ اور اگر ہم بتلا نہ سکے تو ہم دعویٰ الہام سے دستبردار ہو جائیں گے۔ اور نیز جو سزا زیادہ سے زیادہ ہمارے لئے تجویز ہو وہ بخوشی خاطر اٹھالیں گے۔ فقط"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۱۱)

(ب) جب عیسائیوں نے اس پر خاموشی اختیار کی اور یہ نشان مشاہدہ کرنے پر اور اسلام قبول کرنے یا تاوان ادا کرنے پر آمادگی ظاہر نہ کی تو آپ نے ۱۰ ر جولائی ۱۸۸۸ء کو تحریر فرمایا کہ:۔

"نور افشاں میں بعض پادریوں نے چھپوایا تھا کہ ہم ایک جلسہ میں ایک لفافہ بند پیش کریں گے اس کا مضمون الہام کے ذریعہ سے ہمیں بتلایا جاوے لیکن جب ہماری طرف سے مسلمان ہونے کی شرط سے یہ درخواست منظور ہوئی تو پھر پادریوں نے اس طرف رُخ بھی نہ کیا۔ پادری لوگ مدّت سے الہام پر مہر لگا بیٹھے تھے اب جب مہر ٹوٹی اور فیضِ روح القدس مسلمانوں پر ثابت ہُوا تو پادریوں کے اعتقاد کی قلعی کھل گئی۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۱۴ و آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۸۴)

افسوس کہ عیسائی خود اپنی طرف سے ایسا چیلنج دینے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ معجزہ دیکھنے کی طرف مائل نہ ہوئے جس سے ثابت ہو گیا کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے اور قرآن کریم ہی زندہ الہامی کتاب ہے اور زندہ نبی صرف سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے ذریعہ اب بھی خدا سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہو سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض بھی انہی مندرجہ بالا امور کو دنیا میں ظاہر کرنا تھا اسی لئے اشعار میں بھی فرمایا۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار
گوہرِ وحیِ خدا کیوں توڑتا ہے ہوش کر
اک یہی دیں کے لئے ہے جائے عزّ و افتخار
یہ وہ گُل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں
یہ وہ خوشبو ہے کہ قرباں اس پہ ہو مشکِ تتار
یہ وہ مفتاح ہے جس سے آسماں کے در کھلیں
یہ وہ آئینہ ہے جس سے دیکھ لیں روئے نگار
بس یہی ہتھیار ہے جس سے ہماری فتح ہے
بس یہی اک قصر ہے جو عافیت کا ہے حصار
ہے خدا دانی کا آلہ بھی یہی اسلام میں
محض قصوں سے نہ ہو کوئی بشر طوفاں سے پار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

(محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد) مورخہ ۵۔ اپریل ۱۹۶۷ء کو خاکسار نے اپنے گاؤں کوروال ضلع سیالکوٹ میں اپنے بھانجے عزیز قاضی ناصر احمد صاحب ولد مکرم قاضی محمد عبد اللہ صاحب کا نکاح اپنی بھتیجی عزیزہ شفقت نسیم صاحبہ بنت مکرم قاضی محمد منیر صاحب سے چار ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ بابرکت کرے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ

از مکرم سید اکرم شاہ صاحب

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب مرحوم کی زندگی حضرت بلال کی زندگی سے مشابہت رکھتی ہے۔ حضرت بلالؓ نے اسلام کی ترقی کا ایک لمبا زمانہ دیکھا۔ انہیں نہ صرف صحابی کی حیثیت سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل رہا بلکہ انہوں نے خلافت راشدہ کے وفادار خادم کی حیثیت سے بھی زندگی بسر کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب بھی اصحاب مسیح موعود علیہ السلام میں شامل تھے اور خلافت مسیح موعود کے زمانہ کے ایک لمبے عرصہ تک عینی گواہ رہے اور خلفاء کی پاک زندگیوں کا درون خانہ مبصر کی حیثیت سے مطالعہ کرنے کے نتیجہ میں حق الیقین کا مقام حاصل کر کے اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ جس ایمان و ایقان کے ساتھ وہ مسیح وقت کے حلقہ غلامی میں داخل ہوئے اسی یقین کے ساتھ وہ اپنے مولیٰ سے جا ملے اور یہ بات موجودہ زمانہ میں کوئی معمولی چیز نہیں۔

احمدیت پر حضرت ڈاکٹر صاحب رضی اللہ عنہ کے اس غیر متزلزل یقین کو خاص مقام اس لحاظ سے حاصل ہے کہ وہ احمدیت کی صداقت اور ائمہ وقت کی پاکدامنی اور خلوص کی زبردست دلیل ہے۔ جن بزرگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور پھر ان کے خلفاء کو اپنی آنکھوں سے قریب سے دیکھا ہے وہ شاید اس امر کی اہمیت کا صحیح اندازہ نہ کر سکیں کیونکہ ان کے سامنے بھی یہ ایمان سے معمور دل رہے ہیں اور اس لئے انہیں بھی کسی گواہ کی ضرورت چنداں نہیں۔ لیکن جب ان پاک زندگیوں کے واقعات صرف تاریخی کتب سے ہی معلوم ہو سکیں گے اس وقت حضرت ڈاکٹر صاحب رضی اللہ عنہ کی زندگی کا یہ پہلو کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ان کے مبشر اور موعود خلیفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اتنے قرب اور تسلسل سے دیکھا کہ ان کی زندگی کا شاید کوئی گوشہ ایسا نہ ہو جسے انہوں نے نہ دیکھا ہو یا انہیں معلوم نہ ہو مگر پھر بھی ان کے ایمان اور فدائیت میں رخنہ نہ آیا بلکہ بڑھتا چلا گیا یہ حضرت مسیح موعود کے لائے ہوئے پیغام کے منجانب اللہ ہونے کی ایسی دلیل ہے کہ جسے فلسفہ اور منطق کی کوئی موشگافی رد نہیں کر سکتی۔

خلافت ثانیہ کا زمانہ بڑا اہم شاندار رہا خارجی طور پر بھی اور داخلی طور پر بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مقدس ذات پر بڑے رکیک حملے ہوتے رہے حضرت ڈاکٹر صاحب کی پوزیشن ایک ذاتی خادم کی حیثیت سے یہ تھی کہ وہ سفر و حضر میں جوانی کے زمانہ سے لے کر بڑھاپے اور وفات تک حضور کے ہمرکاب رہے اور ہمیشہ ان کے دروازے پر پڑے رہے یہ صورت کم و بیش چالیس سال تک قائم رہی اس کے باوجود حضرت ڈاکٹر صاحب ہمیشہ اس یقین پر قائم رہے کہ حضرت مصلح موعود بہت بڑے اور خدا رسیدہ انسان ہیں۔

پھر حضرت ڈاکٹر صاحب رضی اللہ عنہ کی اپنی زندگی بھی اس امر کی دلیل ہے کہ انہوں نے پاکبازانہ اور مقدس زندگیوں سے رنگ حاصل کیا۔ ان کا علمی تبحر اور ابتہال علم جذبہ ان کا صبر و استقلال اور عزم راسخ سے تکالیف کا برداشت کرنا ان کا لا ضحیٰ برقرار رہنا اور مقصد وحید کے سامنے ہر چیز کو بھول جانا حتی کہ اپنے بیوی بچوں کو بھی اس سیاق و سباق فراموش کر دینا ان کا ظاہر و باطن ایک ہونا ان کے صاحب فہم و ادراک ہونے کے باوجود ایمان بالغیب کا مطیع ہونا اور ان کے ہر ایک کے ساتھ نقد و ہمت اور سلوک ایسے نمونے ہیں کہ جو جماعت ہمیشہ کی صاف غماز رہا کرتے ہیں۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کی خوبیاں بیان کرنا ایک چھوٹے سے مضمون میں بڑا مشکل ہے اور انشاء اللہ کسی وقت زیادہ تفصیل سے عرض کروں گا۔ لیکن مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایک مہربان بزرگ ایک خلیق دوست اور ایک وفادار خادم سلسلہ تھے وہ ایک حساس وجود تھے اس لئے انہوں نے جو پڑھا واقعات زمانہ دیکھا اس کے متعلق ان کے ذہن میں خیالات کا ایسا ہجوم رہتا تھا کہ وہ گھنٹوں تک اپنے سامعین کو ماضی کی دنیا میں لے جاتے اور پھر انہیں احمدیت کے شاندار مستقبل کی جھلک دکھاتے۔ ان کی تحریر و تقریر کی قوت خدمت اسلام کے لئے وقف تھی اور وہ ہمیشہ اسی دھن میں محو رہتے کہ احمدیت کے علمی نمونہ میں دنیا کو قائم کیا جائے۔ اگرچہ ان کا سارا وقت یا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت یا مطالعہ کتب میں گذرا مگر وہ زاہد خشک نہ تھے ہر بات نہایت جاذب رچھوتے اور پُر مزاح رنگ میں پیش کرتے اور ان کی یہ خصوصیت آخر دم تک قائم رہی۔ اگرچہ وہ ہر ایک کے ساتھ نہایت آسانی سے گھل مل جاتے لیکن ان کی شخصیت میں ایک ناقابل بیان رعب تھا جس کی وجہ سے ان کے اردگرد ایک حد فاصل رہتی تھی۔

کچھ تو ان کی بلند شخصیت اور کچھ ان کے کردار کا اثر تھا کہ ان کا ہر بچہ خادم دین اور نیک ثابت ہوا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کا تمام تر وقت اور توجہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت کے لئے وقف ہو چکے تھے اس لئے انہیں ذاتی معاملات کی طرف توجہ دینے کا وقت بہت کم ملتا تھا اور اس لحاظ سے تربیت کی ذمہ داری ان کی اہلیہ محترمہ پر عائد ہوئی اور یہ ذمہ داری انہوں نے نہایت حوصلہ سے نباہی لیکن یہ حقیقت ہے کہ تربیت دینے کے متعلق رہنمائی حضرت ڈاکٹر صاحب سے ہی حاصل ہوتی رہی۔ اور جس طرح ڈاکٹر صاحب کی زندگی حضرت مصلح موعود کے دلائل باز ہونے کی شہادت ہے اور اس طرح ان کی اہلیہ صاحبہ کی نامساعد حالات میں اور باوجود پیرانہ سالی کے دن رات حضرت ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں کمر بستہ رہنا اس بات کی علامت ہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب فی الواقع بزرگ انسان تھے جو فدائیت انہوں نے امام وقت کے لئے دکھائی اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ فرمانبردار اور وفادار بیوی اور بچوں کی صورت میں دیا۔

حضرت ڈاکٹر صاحب رضی اللہ عنہ کی تقریباً ساری زندگی جد و جہد میں گذری اور اس سخت کوشی کا اثر اگرچہ روح نے نہیں لیا لیکن جسد خاکی پر اس کا اثر پڑا۔ سب سے بڑا صدمہ انہیں اپنے آقا حضرت مصلح موعودؓ سے مفارقت کا ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی وفات کے بعد ان کی صحت خود ہی گر گئی اور پھر گرتی ہی چلی گئی۔ حضرت مصلح موعود کی وفات نے قوی کو ماؤف کر دیا اور اس کا ذکر وہ بار بار کرتے تھے۔ وہ تقریباً ۵۰ سال تک ہمارے دور کے اس عظیم انسان میں فنا کے طور پر محو رہے اور ایسی رفاقت کے بعد جدائی کا صدمہ بدیہی طور پر شدید ہونا تھا۔ ان کی یہ شدید خواہش تھی کہ وہ اس دار فانی سے چلے جانے سے پہلے حضرت مصلح موعود کے متعلق اپنے مشاہدات قلم بند کر دیں تاکہ آئندہ نسلیں اس سے استفادہ کر سکیں۔ چنانچہ چند ماہ قبل جب وہ کراچی تشریف لے گئے تو انہوں نے ٹیپ ریکارڈ خاص اس مقصد کے لئے خریدا کہ چونکہ لکھنے کی زیادہ قوت ان میں باقی نہیں رہی تھی اس لئے وہ یہ باتیں ریکارڈ کرالیں کہ اس طرح ان کے مشاہدات اور تاثرات ایک حد تک محفوظ رہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحب کا عالم نزع بڑا پُر سکون اور مختصر رہا اور وفات کے بعد ان کے چہرے پر طمانیت کے وہ آثار تھے جو مقربین کو حاصل ہوتے ہیں۔ مرنا تو ہر کسی نے ہے لیکن خاتمہ بالخیر ہی بڑی چیز ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر لحاظ سے عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت ڈاکٹر صاحب کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جیٹ کیپٹن کی اسامی کیلئے

درخواستیں ۲۵/۴/۶۷ تک بنام چیف ایمپلائمنٹ افسر۔ پی۔ آئی۔ اے۔ ہیڈ آفس کراچی ایئرپورٹ مع تین فوٹو۔ تعلیمی سرٹیفکیٹس پہنچ جانی چاہیئے۔

شرط۔ عمر ۲۰ تا ۳۲ سال۔ قابلیت ایچ ایس سی۔ مضامین فزکس۔ ریاضی (فرسٹ سیکنڈ ڈویژن) یا سینئر کیمبرج (ریاضی۔ فزکس) فلائنگ کا تجربہ رکھنے والے کو ترجیح

(پ۔ ٹ ۶۷/۴/۱۰)

پاکستانی فوج میں باقاعدہ کمیشن

شرائط۔ عمر ۱/۱۰/۶۷ کو ۱۷ تا ۲۲ سال۔ غیر شادی شدہ پاکستانی کا شہری ہونا ضروری۔ تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج یونیورسٹی سکول سرٹیفکیٹ۔ شرائط پوری کرنے والے امیدواروں کا انٹرویو مئی میں ہوگا اور تحریری امتحان بھی۔ امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا میڈیکل بورڈ اور I S S B ہوگا۔

درخواست مجوزہ فارم پر مع دو فوٹو تعلیمی سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول پانچ روپے کا کراس پوسٹل آرڈر (بنام ڈی۔ پی۔ اے۔ جی۔ ایچ کیو) بنام پی اے ڈائریکٹوریٹ۔ پی۔ اے محکمہ اے۔ جی۔ برانچ جی۔ ایچ۔ کیو راولپنڈی ۳۰/۴/۶۷ تک

(پ۔ ٹ ۶۷/۴/۱۰)

(ناظر تعلیم)

رخصتانہ کی تقریب پر کھلانے پلانے کی رسم

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

(۱) "رخصتانہ کی تقریب کھلانے پلانے کی وجہ سے ایک رسم کی صورت اختیار کرتی جاتی ہے۔ اور رسم و رواج کی جس لعنت سے ہم آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ وہ پھر ہمارے گلے پڑتی نظر آتی ہے۔ یہ غریبوں کے لئے سخت بوجھ کا موجب بن رہی ہے۔ اور امراء میں دکھاوا اور نمود کا موجب بن رہی ہے۔ اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ اس کا انسداد کس طرح کیا جائے۔" (الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

نیز ارشاد ہے:-

(۲) "سادہ طور پر کوئی ہلکا سا ناشتہ اس موقعہ پر مہمانوں کے پیش کر دینا بری بات نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایسے موقعہ پر دودھ پیش کیا ہے۔ لیکن اس تقریب کو یہ رنگ دینا کہ وہ ایک باقاعدہ چاء کی دعوت بھی ایک بدعت کا قیام ہے۔"

(۳) حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اس قسم کی دعوت کو خلاف شریعت قرار دیا کرتے تھے۔ میرے اپنے علم کی رو سے خواہ یہ خلاف شریعت نہ ہو۔ مگر خلاف منشاء شریعت ضرور ہے۔ اور احمدی احباب کو اس قسم کی حرکات سے بچنا چاہیئے۔" (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۵۱ء)

احباب جماعت مطلع رہیں اور عہدہ داران جماعت نگرانی فرمادیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

یوم سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسے

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے یوم سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلسے منعقد کرنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ مفصل رپورٹیں بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکتیں۔

پشاور صدر۔ کھاریاں ضلع گجرات۔ سکھر۔ گوجرہ۔ کھوکھر غربی ضلع گجرات۔ آنبہ ضلع شیخوپورہ۔ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ چک ۱۶۷ ڈنڈی ضلع رحیم یار خان

ناصرات الاحمدیہ متوجہ ہوں

مالی سال کی ششماہی ختم ہو چکی ہے اور ناصرات کا چندہ صرف ۹۳-۱۰۱ وصول ہوا ہے۔ حالانکہ وصولی ۱۲۵۰ روپے ہونی چاہیئے تھی۔ تمام صدر صاحبان اور سیکرٹریان سے درخواست ہے کہ وہ چندہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ناصرات کا چندہ تھوڑا ہونے کی بناء پر لجنہ کے چندہ میں شامل کر کے نہ بھیجیں بلکہ ناصرات کے شعبہ میں ہی یہ چندہ بھجوائیں۔ نیز چندہ ماہانہ باقاعدگی سے بھجوایا کریں۔ سال کے آخر پر جمع کرانے کے لئے رقم اکٹھی نہ کریں۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

ضرورت خادم مسجد

جماعت احمدیہ شہر گجرات کے لئے ایک مستعد اور مخلص خادم مسجد کی ضرورت ہے جو نقیب کا کام بھی کر سکے۔ مڈل پاس نوجوان کو جو سائیکل چلانا جانتا ہو ترجیح دی جائیگی ابتدائی تنخواہ ۵۰ روپے ماہوار ہوگی۔ درخواستیں معہ تصدیق مقامی امیر یا صدر صاحب پتہ ذیل پر بھجوائی جائیں۔

چوہدری بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات

— مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالرحمن صابر جنرل سیکرٹری گوجرانوالہ۔

ایک مخلص بھائی کی قربانی اور درخواست دعا

محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ مشن نے اطلاع دی ہے کہ ایک مخلص مجاہد بھائی محترم صدر الدین یحییٰ پان ہتو صاحب نے معہ فیملی تحریک جدید کے مالی جہاد میں ۹۲/۳۹۱ گلڈر کا وعدہ کیا ہے۔ احباب کرام اپنے مجاہد بھائی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی مخلصانہ قربانی قبول فرمائے۔ اور دوسری تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور انہیں دینی و دنیوی ترقیات سے نوازتا رہے۔

ان کے وعدہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱)	محترم صدر الدین یحییٰ پان ہتو صاحب	۱۰۰ گلڈر
(۲)	محترمہ وحینہ بیگم صاحبہ " " "	۹۲-۸۱ "
(۳)	" خدیجہ صدیقہ صاحبہ " " "	۰۰-۳۵ "
(۴)	" طاہرہ صدیقہ صاحبہ " " "	۰۰-۳۵ "
(۵)	محترم رفیق محمود احمد صاحب " "	۰۰-۳۵ "
(۶)	" ظفیر محمود احمد صاحب " "	۰۰-۳۵ "
(۷)	" بشیر الدین محمود احمد " "	۰۰-۳۵ "
(۸)	" حنیف وسیم محمود احمد " "	۰۰-۳۵ "

(نائب وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

فارم رکنیت خدام الاحمدیہ

قائدین مجالس سے التماس ہے کہ ان کی مجلس کے جن اراکین نے خدام الاحمدیہ کا رکنیت فارم ابھی تک پر نہیں کیا۔ ان سے رکنیت فارم پر کروائیں۔ سادہ رکنیت فارم مرکز سے مطالبہ آنے پر بھجوا دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا جس کا نام ناصر احمد ہے تقریباً آٹھ ماہ سے گم ہے حلیہ حسب ذیل ہے۔ قد تقریباً ۵½ فٹ۔ رنگ سانولہ۔ پتلا۔ لمبا۔ نقوش چپٹے۔ اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں پیدائشی نہیں ہیں۔ صرف انگوٹھا اور چھوٹی انگلی ہے۔ اور چک نمبر ۵۸۷ گ ب پیر محل ضلع لائل پور کا رہنے والا ہے۔

خاکسار محمد یار نمبردار چک نمبر ۵۸۷ گ ب پیر محل ضلع لائل پور

درخواست ہائے دعا

— بندہ کی ایک عزیزہ ہسپتال میں داخل ہے اور بندہ کے والد میاں رکن الدین صاحب بھی ایک لمبا عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار چوہدری محمد عبداللہ خان کراچی

— میں دو سال سے بعض دفتری مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ میری مشکلات کو دور فرمائے۔ امۃ السلام مغل پورہ

— میرے چھوٹے بھائی منور احمد ملک مکینیکل انجینئر مزید ٹریننگ کے لئے سویڈن روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کا یہ سفر بابرکت فرمائے۔ مبارک احمد ملک

— میں ایک امتحان دے رہا ہوں جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ محمد شفیع لاہور چھاؤنی

— میری خالہ صاحبہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عزیز الرحمن دار الرحمت وسطی ربوہ

— میری ہمشیرہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم انعام الرحمن صاحب اوڈ سلطان پور ضلع سکھر ان دنوں دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ محمد اکبر افضل مربی سلسلہ احمدیہ

 روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۷ء

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۷ اپریل۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی کھانے کی عادت میں تبدیلی پیدا کریں۔ اپنی نشری تقریر میں انہوں نے صدر ایوب خان کی اس اپیل کو دہرایا کہ عوام کو گندم کے ساتھ مکئی، جوار، اور باجرے کا استعمال بھی کرنا چاہیے۔ گورنر نے کہا ہمارے صوبہ کے بہت سے علاقوں میں لوگ جوار باجرہ اور مکئی استعمال کرتے ہیں۔ اور وہ بڑے تنومند ہیں۔

● ہانگ کانگ ۔ ۱۷ اپریل۔ ڈاکٹر سوکارنو جنہوں نے بیس سال تک انڈونیشی قوم کی قیادت کی ان دنوں نظربندی کی زندگی گزار رہے ہیں وہ اب بھی خود کو ملک کا سربراہ سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ وہ بوگور کے محل میں رہتے ہیں جہاں انہیں وہ تمام سہولتیں حاصل ہیں جو ایک سربراہ مملکت کے شایان شان ہیں۔ انہیں اختیارات بھی حاصل ہیں لیکن وہ ان اختیارات کو اپنے محل کی چار دیواری میں ہی استعمال کر سکتے ہیں۔

● تہران ۱۷ اپریل۔ کل تہران اور روس کے درمیان ایک انتہائی اہم معاہدہ دستخط ہوئے ہیں جس کے تحت ایران میں تیل اور سوئی گیس کی پیداوار میں اضافے اور چوتھے پنج سالہ منصوبے کے لئے روس مدد دے گا۔ روس مشینری مہیا کرنے کے علاوہ، بجلی، مواصلات اور آب پاشی کے منصوبوں کے لئے بھی امداد مہیا کرے گا معاہدہ کے لئے بات چیت گزشتہ سال سے جاری تھی۔

● ملتان۔ ۱۷ اپریل۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سڑک یا ریل کے ذریعے آٹے یا گندم کے نقل و حمل پر کوئی پابندیاں عائد نہیں ہیں اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت نے بعض سرحدی علاقوں کے سوا ایسی پابندیاں کہیں اور جگہ عائد نہیں کیں موجودہ غذائی قوانین کے تحت صارفین اپنی ضرورت کے لئے غذائی اشیاء ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکتے ہیں۔ تاہم بعض سرحدی علاقوں سے گندم یا آٹا لانے کے لئے تحریری اجازت حاصل کرنا ضروری ہے اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ کاشت کار اپنی زمینوں کی گندم کسی پابندی کے بغیر فروخت کے لئے منڈیوں میں لے جا سکتے ہیں۔ بہرحال جہاں تک تاجروں کا تعلق ہے ان کے لئے ضروری ہے کہ ان کے پاس گندم یا آٹے کی نقل و حمل کی صورت میں فوڈ گرین لائسنس موجود ہو۔

● بخارسٹ ۱۷ اپریل۔ پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق کل رات رومانیہ کے دارالحکومت بخارسٹ پہنچ گئے وہ دونوں ملکوں میں تجارت اور اقتصادی تعاون بڑھانے کے سلسلہ میں بات چیت کریں گے۔

● پیوریا (الینوئس) ۱۷ اپریل۔ ایک فوجداری عدالت نے ۲۵ سالہ رچرڈ سپیک کو ان آٹھ نرسوں کے قتل کا مجرم قرار دے دیا ہے جو گزشتہ موسم گرما کے دوران شکاگو میں قتل ہوئی تھیں۔ عدالت نے سفارش کی ہے کہ ملزم کو برقی کرسی کے ذریعہ سزائے موت دی جائے۔ عدالت نے صرف ایک گھنٹہ کے اندر اندر یہ فیصلہ سنا دیا۔

رچرڈ سپیک نے یہ فیصلہ نہایت صبر و استقلال کے ساتھ سنا اور جذبات کے اتار چڑھاؤ کا کوئی مظاہرہ نہ کیا۔ سپیک "شکاگو کے بوچر" کے نام سے مشہور ہے اس کے خلاف یہ الزام تھا کہ اس نے ۱۳، ۱۴ جولائی ۱۹۶۶ء کی درمیانی شب کو آٹھ نرسوں کو گلا کاٹ کر یا ان کے گلے گھونٹ کر ہلاک کر دیا تھا۔

● ہنوئی ۱۷ اپریل۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق گزشتہ تین ماہ کے دوران ویت کانگ حریت پسندوں نے جنوبی ویت نام میں تقریباً پانچ سو امریکی طیاروں کو تباہ اور ناکارہ کر دیا۔ فروری اور مارچ کے دوران ۲۳۸ طیارے تباہ کر دیئے گئے جن میں لڑاکا طیارے اور بڑے ہیلی کاپٹر بھی شامل ہیں۔

● لاہور ۱۶ اپریل۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ ٹھٹھہ اور کراچی کے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی امداد کے لئے ہر ممکن اقدام کیا جا رہا ہے۔

امانت تحریک جدید!

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے!

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے۔
- یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم بھی جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

حقیقی خوشی

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے۔ آپ "الفضل" ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور یہ حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل)

بیگم لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر [illegible] صاحب فرماتی ہیں:-
شفاخانہ رفیق حیات کا تیار کردہ!

نورانی کاجل

ہم اپنے گھر میں استعمال کرتے ہیں۔ آنکھوں کو ہلکا اور صاف ستھرا رکھتا ہے نورانی کاجل بچوں کے لئے بھی مفید پایا ایک دفعہ ضرور منگوائیں۔
نورانی کاجل ربوہ میں فضل عمر سٹور گولبازار اور کوئٹہ میں حکیم محمد دین صاحب ظفر دواخانہ شارع لیاقت کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال سے مل سکتا ہے۔
مینیجر شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار۔ سیالکوٹ۔

اکسیر اپھارہ

شقل بریسم سے ہونے والا جانوروں کا مہلک اپھارہ۔ "اکسیر اپھارہ" کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے۔ غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت۔ فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر ۲۵٪ کمیشن۔ دو درجن یا زائد پر خرچ ڈاک (ڈیڑھ روپیہ) بذمہ کمپنی۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

قالین بنانے والے کاریگروں کے لئے نادر موقع!

جو کاریگر صاحبان ربوہ میں رہائش رکھ کر لاہور اور لائلپور جیسے بڑے شہروں جتنی اجرت کمانا چاہتے ہوں وہ حفیظ احمد اینڈ کمپنی دارالصدر ربوہ کی طرف رجوع کریں۔ جس فیملی کے کم از کم دو کاریگر ہوں گے ان کی رہائش کے لئے کوارٹر مفت مہیا کیا جائیگا۔ درخواستوں کے ساتھ پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق آنی ضروری ہے۔
مینیجر حفیظ احمد اینڈ کمپنی دارالصدر ربوہ

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیں
قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

تمہارا حسن اِس امر پر منحصر ہے کہ تم صفاتِ الٰہیہ کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگین کرو

جتنا جتنا کوئی شخص صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرے گا اتنا ہی وہ اعلیٰ اخلاق کا حامل ہوگا

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسلام کی رو سے نیکی و بدی اور اخلاق کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسلام صفاتِ الٰہیہ پر خصوصیت سے زور دیتا اور بنی نوع انسان کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ تمہارا تمام حسن اس امر پر منحصر ہے کہ تم صفاتِ الٰہیہ کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگین کرنے کی کوشش کرو اور اس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جتنا جتنا کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرتا چلا جائے گا اتنا ہی وہ اعلیٰ اخلاق کا حامل ہوگا۔ اور اسی نسبت سے اللہ تعالےٰ کا قرب بھی حاصل ہوگا۔ گویا اسلام نیکی اور بدی کی تعریف ایک جدید زاویۂ نگاہ سے پیش کرتا ہے اور اعلےٰ اخلاق کی بنیاد صفات الٰہیہ کے انعکاس پر رکھتا ہے۔ یہ نظریہ جو اسلام نے پیش کیا ہے اتنا اہم ہے کہ اگر غور سے کام لیا جائے تو اس نے مذہبی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے اور اس نے نیکی اور بدی کی تعریف ہی بدل دی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو گہرے غور و فکر کے عادی نہیں صرف اتنا ہی دیکھا کرتے ہیں کہ چونکہ فلاں کام کرنے کو ہمارا جی چاہتا ہے اس لئے ہم وہ کام کریں گے یا فلاں کام کرنے کو چونکہ ہمارا جی نہیں چاہتا اس لئے ہم وہ کام نہیں کریں گے۔ ایسے لوگوں کے نزدیک اچھے کام کی تعریف صرف یہی ہوتی ہے کہ جس کے کرنے کو اُن کا جی چاہے اور بُرے کام کی تعریف یہ ہوتی ہے کہ جس کے کرنے کو ان کا جی نہ چاہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تعریف بالکل غلط ہے کیونکہ ہزاروں انسان ایسے ہوتے ہیں جن کا جی کسی کام کے کرنے کو آج تو چاہتا ہے مگر کل نہیں چاہتا۔ یا آج تو ایک شخص چاہنے والی بات کو نہیں چاہتا مگر کل وہ اسے چاہنے لگتا ہے اور اگر کوئی شخص اس سے سوال کرے کہ تمہارے اُس وقت چاہنے اور اب نہ چاہنے یا اس وقت نہ چاہنے اور اب چاہنے کی کیا وجہ ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ اس وقت میرے حالات اور تھے اور اب اور ہیں۔ یا بسا اوقات وہ کہہ دیتا ہے کہ جب میں نہیں چاہتا تھا تو اس وقت میں غلطی کر رہا تھا اور اب جب کہ چاہنے لگا ہوں تو درست کر رہا ہوں مگر اس کی یہ بات بھی قطعی نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ کل وہ پھر اپنی چاہی ہوئی چیز سے نفرت کرنے لگ جائے پھر اگر کسی شخص کا کسی کام کو چاہنا ہی نیکی ہو سکتی ہے تو فرض کرو زید چاہتا ہے کہ بکر کے باپ کو قتل کردے اور وہ اسے قتل کر دیتا ہے تو کیا بکر اس لئے خاموش ہو جائے گا کہ وہ اس کام کو چاہتا تھا؟ اگر کسی شخص کا ملازم کام میں سُستی کرتا ہے تو کیا اس کا آقا ملازم کے یہ کہنے پر کہ اس کام کا تعلق میری مرضی کے ساتھ ہے خاموش ہو جائے گا؟ اگر کسی شخص کا کسی کام کو چاہنا ہی نیکی ہو سکتا ہے تو بکر کا اپنے باپ کے قاتل کے خلاف مقدمہ دائر کرنا بے انصافی ہوگا۔ اسیطرح آقا کا اپنے ملازم کو اس کی سستی پر سزا دینا ظلم ہوگا۔ کیونکہ زید چاہتا تھا کہ بکر کے باپ کو قتل کردے اور ملازم چاہتا تھا کہ وہ کام میں سستی کرے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہی شخص جو خود نیکی اور بدی کے متعلق ایک نرالا تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جس چیز کو انسان کا جی چاہے وہ نیکی ہے۔ اور جس کو نہ چاہے وہ بدی۔ اُسی شخص کے باپ کو جب کوئی شخص قتل کر دیتا ہے تو وہ سخت غصہ میں آجاتا ہے اور کہتا ہے میں اس سے بدلہ لے کر رہوں گا حالانکہ چاہیئے تھا کہ جب اس کے باپ کا قاتل اسی کے مجوزہ فارمولا پر عمل کر رہا تھا تو وہ خوش ہوتا کہ اس نے نیکی کی ہے اسطرح ملازم کے سستی کرنے پر اور یہ کہہ دینے پر کہ میرا جی چاہتا تھا کہ میں سستی کروں وہ خاموش ہو جاتا بلکہ خوش ہوتا کہ وہ نیکی کے راستہ پر گامزن ہے۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوتا پس نیکی اور بدی کی یہ تعریف درست نہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱)

(ربانی)

ہومیوپیتھس کی رجسٹریشن کے سلسلہ میں ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ)

ہومیوپیتھس کی رجسٹریشن کے لئے رجسٹریشن بورڈ نے پھر درخواستیں طلب کی ہیں اور ۳۰ اپریل ۱۹۶۷ء تک درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ہے۔ اس کے بعد کی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا جن ہومیوپیتھس کی رجسٹریشن نہیں ہوئی ان کے لئے اب موقعہ ہے کہ درخواست دے کر اپنی رجسٹریشن کروالیں۔

جو دوست ہمہ وقت پریکٹس کرتے ہیں ان کے لئے عرصہ پریکٹس سات سال اور جو جز وقتی پریکٹس کرتے ہیں ان کے لئے یہ عرصہ دس سال مقرر ہے۔ اس سے کم عرصہ پریکٹس کرنے والے رجسٹریشن کے اہل نہیں ہیں۔ البتہ ایکٹ کی شق ۲۷ کے تحت ان کو ENLIST کیا جائے گا اور کچھ عرصہ بعد ان کا TEST لے کر ان کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ ٹسیٹ کے لئے سلیبس مقرر کیا گیا ہے جو فضل عمر ہومیو ریسرچ ایسوسی ایشن ربوہ سے مل سکتا ہے۔

درخواستوں پر یونین کونسل کے چیئرمینوں کے تصدیقی دستخط ہونے ضروری ہیں۔ درخواست فارم حبیب بنک سے مل سکتے ہیں۔

تقریب شادی!

مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری کے فرزند مکرم ملک محمد نعیم ایڈووکیٹ کی تقریب شادی ہمراہ محترمہ عائشہ بشریٰ دختر مکرم قریشی بشیر احمد صاحب مورخہ ۵ اپریل ۱۹۶۷ء بروز بدھ شیخوپورہ میں عمل میں آئی تقریب رخصتانہ میں مقامی جماعت کے امیر محترم چوہدری انور حسین صاحب اور دیگر احباب جماعت نے شمولیت فرمائی۔ اور دعاؤں سے نوازا۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے اس رشتہ کو بابرکت کرے۔

درخواستِ دعا

میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب حالت بہت تشویشناک ہو گئی ہے اور کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر درخواست دعا ہے۔

ناصر احمد قریشی ڈویژنل انجینئر
ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ لاہور

چوکیدار کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول میں چوکیدار کی فوری ضرورت ہے گریڈ ۸۵-۱/۷۵-۱-۶۵

کوائف: عمر ۴۰ سال کے قریب ہو اور دیکھا پڑھا اچھی طرح جانتا ہو مڈل پاس کو ترجیح دی جائے گی محنتی اور دیانتدار ہو۔ امیر جماعت کی تصدیق چال چلن وغیرہ کے متعلق درخواست کے ہمراہ ہونی ضروری ہے درخواست بنام مینیجر نصرت گرلز سکول ربوہ ارسال کریں۔

علی اکبر مینیجر نصرت گرلز سکول۔ ربوہ

احباب کی اطلاع کے لئے

دفتر ٹاؤن کمیٹی میں "مکھی مار" دوائی کا مطالبہ کرنے والے احباب کا سارا دن تانتا بندھا رہتا ہے جس سے ایک طرف تو عملہ کمیٹی کا وقت ضائع ہوتا ہے اور دوسری طرف دوائی نہ ملنے کے باعث احباب کو بھی مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ٹاؤن کمیٹی اپنے طور پر مکھی مار مہم چلانے کے لئے اپنے بجٹ کے مطابق قلیل مقدار میں دوائی منگوائی ہے نہ کہ پبلک میں تقسیم کرنے کے لئے۔ لہذا احباب سے گذارش ہے کہ آئندہ مکھی مار دوائی کے انفرادی مطالبہ سے احتراز فرمائیں۔ (سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)